© rasailojaraid.com

عبدالرشید عراقی

شیخ الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

آہ! کس طرح اُسے مرحوم لکھوں' جو زندگی سے بھرپور تھا۔ جس نے دین اسلام کی نشرواشاعت' کتاب وسنت کی ترقی وترویج اور ادیان باطلہ کی تردید میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلوی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ وہ اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے۔ اعلیٰ مقام اور بلند مرتبہ کے حامل تھے۔ اُن کی شخصیت جامع الکمالات تھی۔ ایسی ہی باکمال شخصیتوں کے بارے میں شاعر مشرق نے فرمایا تھا ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا گوندلوی کی زندگی ان کے گوناگوں مشاغل سے معمور تھی۔ ان کا شمار جماعت اہل حدیث کے ان علماء میں ہوتا تھا' جن پر بجا طور پر فخر ہوسکتا ہے۔ فراغت تعلیم کے بعد کچھ عرصہ حافظ آباد قلعہ دیدار سنگھ اور فاروق آباد میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور لوگوں کو درسِ قرآن سے بھی مستفیض کیا۔ اس کے بعد جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالہ ضلع سیالکوٹ میں ڈیرے ڈال دیئے اور زندگی کے آخری دن تک لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے رہے۔

مولانا گوندلوی خداداد اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال' رائے میں توازن' فکر میں گہرائی اور معاملات میں دوراندیشی آپ کا طرہ امتیاز تھی۔ جاہ وریاست کے طالب نہ تھے۔ موقع پرستی کی سیاست سے ہمیشہ دور رہے۔ اپنی زندگی کا مشن صرف یہی رکھا کہ کتاب وسنت کی تعلیم کو عام کیا جائے اور لوگوں کو شرک وبدعت اور محدثات سے اجتناب کی تلقین کی جائے۔ مولانا گوندلوی مرحوم اپنی وضع کے پابند' اخلاق وشرافت کا مجسمہ اور علم وعمل کا پیکر تھے۔ ان کی وفات سے جماعت اہل حدیث پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک عظیم عالم دین' مصنف' مفسر' مناظر اور محدث سے محروم ہو گئی ہے اور ان کی وفات سے ایک عظیم خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کا پُر ہونا مشکل ہی نہیں' ناممکن ہے۔

صبر و قرار ہے نہ حواس اور ہوش ہے
اب زندگی میں کوئی حرارت نہ جوش ہے
داغ فراق و صحبت شب کی جلی ہوئی
اِک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

مولانا گوندلوی بیک وقت ایک عالم دین بھی تھے' نامور محدث اور محقق و مورخ بھی تھے۔ معلم اور متکلم بھی تھے۔ مدرس اور مقرر بھی تھے۔ مفتی بھی تھے۔ ان کی وفات ایک عالم کی موت نہیں' عالَم کی موت ہے۔ موت العالِم موت العالَم

مرحوم مولانا گوندلوی نے ۵۲ برس کی عمر پائی۔ تقریباً دو تین ماہ سے صاحب فراش تھے۔ علالت کے دنوں میں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا۔ وہ قرآن و حدیث کے لیے نوجوانوں سے زیادہ عزم و ہمت رکھتے تھے۔ قدرت کی طرف سے بڑے اچھے دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ حافظہ بھی قوی تھا۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم تھا۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ تاہم تفسیر' حدیث' متعلقاتِ حدیث' اسماء الرجال اور تاریخ پر ان کی گہری نظر تھی۔ تاریخ پر تنقیدی نظر رکھتے تھے۔ حدیثِ نبوی ﷺ سے بہت زیادہ شغف اور محبت تھی۔ حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہ کرتے تھے۔ جب بھی کسی رسالہ یا کتاب میں حدیث پر تنقیدی مضمون شائع ہوتا اور ناروا قسم کے حملے حدیث پر کیے جاتے اور ان حملوں کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہو جاتا تھا۔ اس کی شہادت جماعتی رسائل (الاعتصام' اہل حدیث' تنظیم اہل حدیث' ترجمان الحدیث' نداء الاسلام' ضیائے حدیث) کے فائل دیں گے۔ ان کا ہر مضمون بلند پایہ علمی و تحقیقی ہوتا تھا۔ بعض مضامین طویل ہوتے تھے جو کئی کئی قسطوں میں ہوتے تھے۔

مولانا گوندلوی مرحوم کے ساتھ میرا نیاز مندانہ تعلق تھا اور عرصہ بیس سال سے تھا۔ مرحوم ہمیشہ شفقت کا برتاؤ رکھتے تھے۔ جب بھی ملاقات ہوتی بڑی محبت سے ملتے۔ راقم کبھی ساہووالہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کبھی مولانا مرحوم خود راقم سے ملنے سوہدرہ تشریف لے آتے۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک' خوش اخلاق' ملنسار اور عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ میں نے علماء میں ایسا شریف' نیک باطن' ایسا ملنسار' شریں گفتار' صابر و شاکر نہیں دیکھا۔ وہ مذہبی تھے اور سخت مذہبی۔ اتباع سنت میں اپنی مثال آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے۔ طبیعت میں قناعت تھی، جاہ و ریاست کے طالب نہ تھے۔ اپنے اساتذہ مولانا محمد عبدالفلاح، مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی اور مولانا عبداللہ فیصل آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ اور مولانا محمد اعظم حفظہ اللہ کا بڑا احترام اور عقیدت رکھتے تھے اور بڑی محبت سے ان کی خوبیاں بیان کرتے تھے۔

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی مرحوم تصنیف و تالیف کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کے علمی و تحقیقی مقالات جماعتی رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ کچھ کتابیں بھی ان کی تصنیف ہیں۔ مولانا گوندلوی عربی سے اُردو میں ترجمہ کرنے کی بڑی اچھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف میں بعض کتابیں عربی سے اُردو میں ترجمہ ہیں۔ ان کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱)...... مقلدین ائمہ کی عدالت میں (مطبوع)

۲)...... تاریخ انکارِ حدیث (غیر مطبوع)

۳)...... عقیدہ مسلم (مطبوع)

۴)...... التعلیق علی کتاب الاعتبار (عربی) (غیر مطبوع)

۵)...... شرح و ترجمہ سنن ترمذی علامہ البانی (مطبوع)

۶)...... شرح و ترجمہ اُردو جامع ترمذی (غیر مطبوع)

۷)...... شرح و ترجمہ اُردو شمائل ترمذی (مطبوع)

۸)...... ضعیف اور موضوع روایات (مطبوع)

۹)...... شادی کی دوسری دس راتیں بجواب شادی کی پہلی دس راتیں (مطبوع)

وفات......

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی دو تین ماہ سے سخت علیل چلے آرہے تھے۔ علاج معالجہ جاری تھا مگر مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی ۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء بعد نماز مغرب مولانا گوندلوی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۷ جنوری ۲۰۰۹ء صبح دس بجے پہلی نماز جنازہ ساہووالہ میں مولانا حافظ عبدالغفار صاحب [illegible] حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں لوگوں کی کثیر تعداد شریک تھی۔ دوسری نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں [illegible] گوندلانوالہ میں مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ یہاں بھی کثیر تعداد میں [illegible] شریک [illegible] ہوئے۔ مولانا کی تدفین ان کے آبائی قبرستان میں ہوئی۔

اللھم اغفرہ وارحمہ ادخلہ الجنۃ الفردوس

© rasailojaraid.com